سوال

(246) عورتوں کےلیے سونے کا استعمال

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عورتوں کےلئے سونے کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

''باب الخاتم الفصل الثانی (مشکواۃ المصابیح) عن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : «انما امراۃ تقلدت قلادۃ من ذہب قلدت فی عنقھا مثلھا من النار یوم القیامۃ وایما امراۃ جعلت فی اذنہا خرصا من ذہب جعل اللہ فی اذنہا مثلہ من النار یوم القیامۃ» (المشکاۃ (4402) کتاب اللباس) (رواہ ابوداودوالنسائی)

شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب سے گزارش ہے کہ ''الاعتصام ''میں احکام ومسائل کے تحت اس حدیث کے متعلق وضاحت فرمائیں۔

اگر یہ حدیث بالکل صحیح ہے تو کوئی عورت اپنے کانوں اور گلے میں آگ برداشت نہیں کرسکتی۔ وضاحت کرکے امت مسلمہ کی خواتین کو آگ سے بچاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت سوال میں روایت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں ''باب ماجاء فی الذھب للنساء'' (ابوداود کتاب الزینۃ رقم الباب (٣٨) (٤٢٣٨) ضعفہ اللبانی ضعیف ابی داؤد (٩١١) کے تحت نقل کی ہے۔

اورامام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس پر بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے۔ ''الکراھیۃ للنساء فی اظہار الحلی والذھب'' (النسائی (٥١٣٧-٥١٣٨) ضعفہ اللبانی ضعیف النسائی (٣٩١)

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود محض سونا پہننے یا نہ پہننے کے بارے میں واردروایت کو جمع کرنا ہے۔

البتہ عنوان کے آغاز میں جواز کی روایت کو لانے سے معلوم ہوتا ہے۔ کے ان کے نزدیک بھی ترجیح جواز کو ہے۔ بصورت دیگر حرمت کا عنوان بھی قائم کیا جاسکتا ہے۔ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایات میں تطبیق وتوفیق کی صورت پیدا کی ہے۔ اس عنوان سے بتانا یہ چاہتے ہیں کہ سونا یا زیورات پہننا منع صرف اس صورت میں ہے جب کہ عام لوگوں کے سامنے اظہار زینت مقصود ہو۔

اس سے پہلے امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی مسند میں اس طرح کا باب قائم کیا ہے۔

''باب کراہیۃ اظہار الزینۃ'' (سنن الدارمی (۲/۳۶۲)(۲٦٤٥) وبتحقیق حسین سلیم (۳/۱۷۲۹)(ح:۲٦۸۷)

منع کی روایات میں توجیہات کے بارے میں اہل علم کی مختلف مسالک ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ ایک گروہ نے کہا منع کی تمام روایات معلول اور کمزور ہیں۔ زیر نظر روایت کے بارے میں ابن القطان نے کہا اس حدیث کی علت یہ ہے کہ اس میں اسماء بنت یزید سے راوی محمود بن عمرو مجہول الحال ہے۔ اگرچہ ایک جماعت نے اس سے روایت کی ہے۔ اس کے باوجود بعض ائمہ کے ہاں بعض راویوں سے جہالت رفع نہیں ہوتی۔ چنانچہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے داود بن یزید ثقفی کے ترجمہ میں ابو حاتم سے بیان کیا ہے کہ یہ مجہول ہے اس کے باوجود کہ اہل علم کی ایک جماعت نے اس سے روایت کی ہے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہذا القول لو وضع لک ان الرجل قد یکون مجھولا عند ابی حاتم ولو روی عنہ جماعۃ ثقات یعنی: انہ مجھول الحال''

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے ''المحلیٰ'' (المحلی لابن حزم (۹/۲٤۱) میں اور امام ''الجرح والتعدیل'' ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''المیزان'' میں ابو المحاسن یوسف الحنفی نے ''المعتصر'' کے ص 361 میں روایت ہذا کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ کا ''الترغیب والترہیب'' (۱/۵۵۷) حدیث الباب (۳۱) وضعیف الترغیب للبانی (۱/۲٤۲) (ح:٤۷۳) میں اس کی سند کو جید کہنا محل نظر ہے۔

یاد رہے کہ اسماء بنت یزید بن السکن سے ایک دوسری روایت بھی اسی مفہوم کی مروی ہے لیکن اس میں دو راوی لیث بن ابی سلیم اور اس کے شیخ شہر بن حوشب دونوں ضعیف ہیں۔ ملاحظہ ہو: المحلی لابن حزم (۹/۲٤۱) ایک تیسری روایت بھی ان سے وارد ہے۔ اس میں بھی شہر بن حوشب ضعیف ہے (۹/۲٤۱) پھر مسند احمد کی ایک چوتھی روایت میں بھی شہر بن حوشب ہے (٦/٤۵۳-٤۵٤) فیہ شہر بن حوشب (٦/٤۵۷)(۲۷٤۵٦) فیہ محمود بن عمرو

2۔ منع کی روایات کا تعلق اسلام کے ابتدائی دور سے ہے پھر منسوخ ہوگئیں۔ ان کا استدلال ابو موسیٰ کی اس مرفوع روایت سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں پر حرام ہے۔''

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی سنن میں اس کو علی اور عبداللہ بن عمرو سے مرفوع بیان کیا ہے۔ (عن علی (۳۵۹۵) وعن عبداللہ بن عمرو (۳۵۹۷) امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے دو اور طریق بھی بیان کیے ہیں۔

''حماد بن سلمۃ عن عبید اللہ ابن عمر باسنادہ''

اس طرح سعید بن ابی عروبہ اور معمر سے وہ دونوں ایوب سختیانی سے وہ نافع سے باسنادہ اس میں ریشم اور سونے کا ذکر ہے۔ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہو اثر صحیح کہ یہ اثر صحیح ہے۔ (المحلی (۱۷۷۷)(۹/۲٤۵) وقال: صحیح کیونکہ سعید بن ابی ہند ثقہ مشہور ہے۔ اس سے بیان کرنے والا نافع اور موسیٰ بن یسرہ ہے۔ بعد ازاں ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے جواز کے لئے سنن ابوداؤد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی مرفوع روایت (سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم (۱۸۲۷) قال البانی ''حسن صحیح'' (جس میں حالت احرام میں عورتوں کو زیورات استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔) اسے استدلال کیا ہے پھر

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام زیورات کا عام تذکرہ فرمایا ہے۔ اگر عورتوں پر سونا حرام ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضاحت فرمادیتے جب منع

نہیں فرمایا تو معلوم ہوا حلال ہے۔ انہوں نے کہا کہ سلف کی ایک جماعت کا یہی مسلک ہے۔

ابو بکر الجصاص نے ''احکام القرآن ''میں قرآنی آیت :

أَوَمَن يُنَشَّؤُا۟ فِى ٱلْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى ٱلْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ١٨ ... سورة الزخرف

کی تفسیر میں کچھ وعیدی نصوص ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ جن روایات میں عورتوں کے لئے سونے کی اباحت ہے وہ زیادہ واضح اور عدم جواز کی روایت سے زیادہ نمایاں اور مشہور ہیں۔ اور آیت مذکورہ بالا بھی اس کے جواز پر دلالت کررہی ہے۔ پھر امت کا عمل بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کے زمانے سے ہمارے زمانے (یعنی چوتھی صدی کے آخری دور)تک یہی رہا ہے بغیر اس کے کہ کسی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے ''مختصر''میں مذکورہ حدیث کے بارے میں کہا ہے بعض اہل علم نے اس کو (اسلام کے) ابتدائی دور پر محمول کیا ہے۔ پھر وعید منسوخ ہوگئی۔ اور عورتوں کے لئے سونے کے زیورات مباح ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان کی بناء پر کہ :

«ہذان حرام علی ذکور امتی حل لاناثہا»

اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ وعید کا تعلق اس سے ہے۔ جو زکوۃ ادا نہ کرے۔ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی دو جوابات دیئے ہیں۔ ملاحظہ ہو(مختصر ومعالم وتھذیب 126۔125)(معالم السنن (٤/٤٣٧) ابن شاہین نے بھی اپنی کتاب ''ناسخ'' (رقم (٥٧٤) الی ٥٧٧) بتحقیق کریمہ بنت علی العلمیۃ) میں نسخ کا قائل ہے۔ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''المجتبیٰ''(شرح الحدیث (٥١٤٣)(١٥٧/٨) کے حاشیہ پر اس کو برقرار رکھا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص556

محدث فتویٰ